

والدین کے لئے معلوماتی کتابچہ

بچوں کی مدد کرنا، انہیں مضبوط بنانا اور انہیں سپورٹ کرنا



والدین کے لئے معلوماتی کتابچے سے متعلق

اکثر لوگوں کے لئے خاندان کا تصور بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بچوں کا وجود ہماری زندگی کو خوشیوں سے بھر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کے ساتھ زندگی گزارنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

والدین بچوں کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بچوں کی تربیت میں اکثر یہ سوال پیدا ہوتا ہے: کیا ہم سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں؟ ہم انہیں کس طرح سے خوش اخلاق انسان بنا سکتے ہیں؟ ہم کس طرح سے اپنے بچوں میں مختلف صلاحیتوں کو فروغ دے سکتے ہیں؟ کس طرح سے ہمارا رویہ ٹھیک ہوگا؟ اس قسم کے بہت سے سوالات اور غیر یقینی صورتحال کا سامنا والدین کو رہتا ہے۔

سن ۲۰۱۰ سے ۲۰۱۲ کے دوران ورننگ گروپ Elternarbeit نے Darmstadt-Kranichstein میں ہونے والے پروجیکٹ «Netzwerk ABBA-Ausbildung, Bildung und Arbeit in Kranichstein» میں حصہ لیا۔

اس ورننگ گروپ کی ایک پیشکش «Elterngesprächskreise» تھی۔ جس میں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے والدین آپس میں ملتے اور اپنے تجربات سے متعلق بات کرتے، ایک دوسرے کو مشورے دیتے، ایک دوسرے سے سیکھتے اور تربیت سے متعلق بہت سے سوالات ہوتے۔

ایسے ہی بعض اہم سوالات کو ہم نے اس Elternreader میں شامل کیا ہے۔ اور ہم نے کوشش کی ہے کہ ان سوالات کے جواب تلاش کئے جائیں اور تجاویز دی جائیں، جو کہ والدین کے لئے مفید ہوں۔

Elternreader کوئی ترکیبوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعہ محض تربیت اور بچوں کے ساتھ برتاؤ سے متعلق متوجہ کرنا مقصود ہے۔ یہ آپ کو اشارہ کرتا ہے کہ کہاں سے آپ مزید معلومات اور مشورے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کتابچے کی تیاری میں ہم نے سادہ اور عام فہم زبان استعمال کرنے کی کوشش ہے۔ ورننگ گروپ کے کارکنان اور کارکنات نے اس کتابچے کا عربی، روسی، سومالیئن، ترکی اور اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ تاکہ وہ والدین بھی جو کہ جرمن زبان اتنی نہیں جانتے، اسے پڑھیں اور اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔

Netzwerk ROPE e.V. (Hg.) in Zusammenarbeit mit dem Caritasverband Darmstadt e.V.:

Elternreader. Kinder unterstützen, stärken und fördern

AutorInnen: Mahizer Aydinyer, Maria-Antonia Estol, Syeda Quratulain Gardezi, Ibrahim Haji, Filiz Koç, Fathia Riahi, Anna Volkov

Redaktion: Maria-Antonia Estol, Syeda Quratulain Gardezi

Redaktion & Gestaltung: Sven Rasch | Umschlagfoto: Sven Strobel

© Netzwerk ROPE e.V. 2013 (2. Auflage)

نیک تمناؤں کے ساتھ

آپ کا ورننگ گروپ Elternarbeit Kranichstein

نقطہ بالنقطہ

- ۴ بچے وقت اور توجہ چاہتے ہیں
- ۵ آپس میں بات چیت
- ۶ تعریف کرنا اور حوصلہ بڑھانا
- ۷ خود اعتمادی بڑھانا - ذمہ داری دینا
- ۸ حدود اور اصول
- ۹ انکار کرنے کا بہتر طریق / اپنی بات پر قائم رہنا سزا دینے سے بہتر ہے
- ۱۰ نمونہ بننا / کھیلنا، سیکھنا اور سمجھنا
- ۱۱ حرکت
- ۱۲ بچوں کے ساتھ روزمرہ کی زندگی اور فارغ اوقات / فارغ اوقات کو ترتیب دینا
- ۱۳ میڈیا کے ساتھ واسطہ: ٹی وی اور کمپیوٹر
- ۱۴ بچہ سکول میں
- ۱۶ قربت اور جدائی کے درمیان: نوجوانوں کی خاص صورتحال
- ۱۷ کرانشائمن کے اہم ادارے
- To the Point: Netzwerk ROPE e.V. ۱۹

بچے وقت اور توجہ چاہتے ہیں

بچوں کی نشوونما کے لئے، والدین اور بچوں کا آپس میں قریبی تعلق بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بچے اور والدین کے درمیان ایک اچھا اور گہرا تعلق، بچے کو شروع سے ہی اپنی قدر و قیمت اور وقعت کا ایک مضبوط احساس دلاتا ہے۔ یعنی ہم بطور والدین اپنے بچوں کو توجہ دے کر اور بھروسے اور تحفظ کا احساس دلا کر انہیں اپنی قدر و قیمت جاننے میں مدد کرتے ہیں۔ بچوں کو توجہ ملنے سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ہم میں سے کئی لوگوں کے پاس بہت تھوڑا فارغ وقت ہوتا ہے۔ یہ جان کر آپ کو تسلی ہوگی کہ یہ بات اتنی اہمیت نہیں رکھتی کہ والدین اپنے بچوں کے ساتھ کتنا وقت گزارتے ہیں۔ اس بات کی زیادہ اہمیت ہے کہ وہ آپس میں وقت کس طرح گزارتے ہیں۔ بچوں کو پیار سے اپنے ساتھ چمٹانا، انکے ساتھ ملکر کھیلنا، پڑھنا، گانا یا بات چیت کرنا آپس کے تعلق کو گہرا اور مضبوط کرتا ہے۔ جب بچوں کو چاہت اور پیار کا احساس دلایا جائے تو اس سے ان میں احساسِ خود اعتمادی اور تحفظ بڑھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے جملے جیسا کہ ”مجھے تم سے پیار ہے“ اور ”مجھے تم پر بھروسہ ہے“ یا ”تم پر یقین کرتا ہوں“ واقعاً بہت گہرا اثر رکھتے ہیں۔ جب ہم بطور والدین اپنے بچوں پر اعتماد کریں گے اور ان پر یقین رکھیں گے تو انہیں بھی اپنے آپ پر اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد ہوگا۔

نظمیں اور ترانے بچوں کو بہت پسند ہوتی ہیں۔ ہر ملک اور ہر ثقافت میں بچوں کی نظمیں، گیت اور ترانے ہوتے ہیں جو کہ نسل در نسل آگے چلتے ہیں۔ ملکر گانا آپس میں ایک دوسرے کو جوڑتا ہے۔ بچے اس چیز سے بہت لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے ذریعہ تخلیقی قوت پاتے ہیں جب وہ الفاظ کے ساتھ ذہن میں جانوروں یا مختلف اشیاء کا تصور قائم کرتے ہیں۔ بار بار ملکر گانے سے بچے اپنی یادداشت کی ٹریننگ کرتے ہیں۔ نظمیں بچوں کے لئے سکون کا باعث بھی ہوتی ہیں، لہذا یہ لوری کا کام بھی دیتی ہیں۔

راجا رانی

آؤ بچو سنو کہانی

ایک تھا راجا

ایک تھی رانی

راجا بیٹھا بین بجائے

رانی بیٹھی گانا گائے

طوطا بیٹھا چونچ بلائے

Kids time



نوکر لے کر حلوہ آیا
 طوطے کا بھی جی لہجایا
 راجا گانا گاتا جائے
 نوکر شور مچاتا جائے
 طوطا حلوہ کھاتا جائے

آپس میں بات چیت

بچے کے بولنا سیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ہمیشہ پیار اور محبت سے بات کی جائے اور حوصلہ کے ساتھ اُسے توجہ سے سنا جائے۔ بچے کو بولنے اور مافی الضمیر بیان کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ گھر میں آپس میں بات چیت کرنا، بچوں کو کہانیاں پڑھ کر سنانا، ملکر ترانے گانا ان میں یہ صلاحیت اور جرأت پیدا کرتا ہے کہ وہ خود بھی یہ کام کر سکیں۔

بچوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ بیک وقت ایک سے زائد زبانیں سیکھ سکیں۔ ضروری یہ ہے کہ والدین بچوں سے اس زبان میں بات کریں جسے بولنے میں وہ آسانی محسوس کرتے ہیں۔ والدین کو اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر بچوں کے ماحول میں مختلف زبانیں بولی جائیں یا بچے کے ساتھ مختلف زبانوں میں بات کی جائے تو اس سے بچے کو کوئی مشکل پیش آئے گی یا اس کی نشوونما میں کوئی رکاوٹ ہوگی۔ آپس میں تخیل سے گفتگو کرنا بچوں کی نشوونما اور خاندان کے باہمی ماحول کے لئے نشوونما کی ہر منزل پر ضروری ہے، اس سے ایک دوسرے کی قدر کا اظہار ہوتا ہے اور عزت و احترام پیدا ہوتا ہے۔

بات کرنے کے ساتھ اس چیز کا خیال رکھا جائے کہ بات کس انداز سے کی گئی ہے۔ بچے کے ساتھ نظریں ملا کر گفتگو بہتر طریق سے ہو سکتی ہے بجائے اس کے کہ آپ اس کی طرف پیٹھ کر کے بات کریں یا دوسرے کمرے سے اس کے ساتھ بات کریں۔

بچے کے ساتھ تو تو کر کے بات نہ کریں بلکہ آپ کہہ کر مخاطب کریں۔ بچے سے اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار اس طریق سے کریں کہ بچے کو تکلیف نہ ہو اور نہ اسے ڈانٹا جائے۔ ”میں اس وقت تھکا ہوا ہوں اور آپ کو پڑھ کر نہیں سنا سکتا۔“ بلکل اور طرح کا اظہار ہے بانسبت ”تم تنگ کر رہے ہو۔ مجھے سکون سے بیٹھنے دو۔“

جتنا زیادہ والدین اپنے بچوں سے فیملی میں جذبات، احساسات اور ان کی وجوہات سے متعلق بات کریں گے، اتنا ہی بہتر طور پر بچے اس چیز کو سیکھیں گے اور پھر اسے دوسروں پر لاگو کریں گے۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے یہ صلاحیت خاص طور پر اہمیت کی حامل ہے۔ خاندان میں، سکول میں اور بعد ازاں روزگار کی دنیا میں۔

جب آپ اپنے بچے کے ساتھ کوئی ضروری بات کرنا چاہیں تو کمپیوٹر یا ٹی وی وغیرہ بند ہونے چاہئیں تاکہ توجہ نہ بٹے۔ آپس میں گفتگو کرنے کے لئے یہ لازم ہے کہ دوسرے کی بات کو توجہ بھی دی جائے۔

تعریف کرنا اور حوصلہ بڑھانا

تعریف کرنا ہماری نظر کو ان امور کی طرف لے جاتی ہے جو کہ بچہ سیکھ چکا ہے۔ یوں تعریف کرنا بچہ میں خود اعتمادی اور اطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ یہ حوصلہ افزائی ملتی ہے کہ وہ اسی راہ میں مزید محنت کرے جس بات پر اسے شاباش ملی ہے، کام صحیح طور پر کرے، والدین کا کہا مانے اور اصولوں کی پابندی کرے۔ بچے محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ حوصلہ افزائی سنجیدگی سے اور دل سے کی گئی ہے یا نہیں۔ اگر ساتھ ہی تنقید بھی کی جائے تو حوصلہ افزائی کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر یوں کہا جائے کہ ”یہ کام آپ نے بہت اچھا کیا ہے مگر بہت دیر سے کیا ہے۔“

بچے کو صرف ان باتوں میں ہی شاباش نہ دیں جو آپ کے نزدیک اہمیت رکھتی ہیں۔ بلکہ حوصلہ افزائی کریں کہ بچہ اپنی صلاحیتوں اور اپنی دلچسپیوں کو بڑھائے۔

ایسے بچے جنہیں بھرپور توجہ ملتی ہے انہیں اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ غیر معمولی طریق (مثلاً رونا، چلانا، بدتمیزی کرنا وغیرہ) سے توجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔



خود اعتمادی بڑھانا - ذمہ داری دینا



Foto: Sven Rasch © ROPE

بچوں کے اندر قدرتی طور پر شروع سے ہی اس طرف رجحان ہوتا ہے کہ وہ خود سے کام کریں۔ وہ سب کچھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں اور خود سے تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ والدین کے لئے یہ ایک مشکل امر ہے کہ ان دونوں باتوں میں توازن برقرار رکھا جائے کہ نہ تو بچوں سے ان کی صلاحیتوں سے کم کام لیا جائے اور انہیں ناز و نعم میں رکھا جائے اور نہ ہی ان پر بہت زیادہ بوجھ ڈالا جائے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق کام دینے سے انہیں کامیابی کا احساس ہوتا ہے۔ تربیت کا یہ انداز کہ بچے کو زیادہ سے زیادہ کاموں کو از خود کرنے کی اجازت دی جائے ان میں خود اعتمادی کو بڑھاتا ہے۔

چھوٹے موٹے گھریلو کاموں مثلاً برتن دھونا، سودہ سلف لانا، پودوں کو پانی دینا، پالتو جانوروں کا خیال رکھنا وغیرہ میں شامل کرنے سے بچے یعنی لڑکے اور لڑکیاں یہ بات سیکھتے ہیں کہ انہوں نے خود کو کس طرح منظم کرنا ہے اور خاندان میں ذمہ داریاں اٹھانی ہیں۔

اگر بچوں کو ایسے فیصلوں میں شامل کیا جائے کہ وہ گھر میں کونسی ذمہ داری اٹھا سکتے ہیں تو پھر وہ شوق سے ایسے کام کرتے ہیں۔ یوں وہ یہ بات بھی سیکھتے ہیں کہ اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کا صحیح اندازہ لگا سکیں۔ نیز وہ اس طرح سے خاندان میں باقی لوگوں کے کام اور محنت کی قدر سیکھتے ہیں۔

بسا اوقات بچوں کے لئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے کاموں کو انجام تک پہنچائیں۔ بلخصوص تب جبکہ ایسے کاموں میں زیادہ وقت خرچ ہو۔ مگر والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر اور حوصلہ سے بچے کو وہ کام کرنے دیں۔ یوں بچوں میں مستقل مزاجی پیدا ہوتی ہے۔ کسی کام کو مکمل طور پر سرانجام دینے سے بچے کامیابی محسوس کرتے ہیں اور یوں انہیں حوصلہ ملتا ہے کہ وہ مزید کام کریں، گھر سے باہر بھی۔

حدود اور اصول

ہر بچے کی اپنی زندگی کے آغاز سے ہی بعض ضروریات ہوتی ہیں۔ بچوں کے لئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ دوسروں کی بھی اسی طرح ضروریات ہوتی ہیں جیسا کہ ان کی اپنی اور دوسروں کی ضروریات بھی اسی طرح اہمیت رکھتی ہیں جیسا ان کی اپنی ضروریات۔ یہ بات بچوں نے ابھی سیکھنی ہے بلکہ ویسے ہی جیسے انہیں ایک خاندان میں زندگی گزارنے کے اصول سیکھنے ہوتے ہیں۔ بچوں کو حدود اور اصول بتانے اور سیکھانے سے انہیں زندگی کی راہوں اور اقدار کا علم ہوتا ہے۔ اور انہیں تحفظ اور سہارا ملتا ہے۔ بچے اپنی حدود خود تلاش کرتے ہیں اور انہیں حدود کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ تمام خاندان کے لئے اصول ہونے چاہئیں اور یہ اصول ہر چھوٹے بڑے کے لئے انصاف پر مبنی ہوں اور ان پر پابندی سے کاربند رہنا چاہئے۔ اگر حدود اور اصول صاف اور واضح طور پر بیان کئے جائیں تو بچوں کے لئے ان کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے۔ مثلاً اگر بچوں سے یہ سوال کیا جائے کہ ”کیا تم اب سونے کے لئے جا سکتے ہو یا کیا تم اب اپنے بستر میں جا سکتے ہو“ تو ایسے سوال پر وہ ہاں یا نفی میں جواب دے سکتا ہے جبکہ اگر اُسے یہ کہا جائے کہ، ”اب تم سونے کے لئے جاؤ!“ تو یہ اس کے لئے واضح بات ہے۔

Foto: Sven Rasch © ROPE



انکار کرنے کا بہتر طریق

والدین ایسی صورت حال سے بخوبی واقف ہیں کہ بعض اوقات بچے کو کسی چیز نے منع کرنا پڑتا ہے یا انکار کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت حال اتنی آسان نہیں ہوتی۔ البتہ بات کرتے وقت تحمل اور سنجیدہ لہجہ اور بچے کی نظروں میں نظریں ملا کر بات کرنے کا فائدہ ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بچے کے ساتھ بیٹھ کر یا اسکے برابر ہو کر بات کی جائے۔ چیدہ اصولوں کی پابندی بہر حال ضروری ہے بیشک ان پر عمل کرنا مشکل ہی کیوں نہ ہو۔

”اگر آپ مجھے اس کی اجازت نہیں دیں گے تو میں امی سے اجازت لے لوں گا!“ والدین کا آپس میں اس بات پر اتفاق ہونا چاہئے کہ بچے کو کس چیز کی اجازت ہے اور کس چیز کی نہیں اور اس سلسلہ میں کن اہم اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔

چھوٹے بچے اس قابل نہیں ہوتے کہ تفصیلی وضاحتوں کو سمجھ سکیں۔ مختصر مگر جامع الفاظ میں بات کرنے سے بچوں کے لئے یہ سمجھنا آسان ہوتا ہے کہ ہم سے کیا توقع کی جا رہی ہے۔

اپنی بات پر قائم رہنا سزا دینے سے بہتر ہے

بعض اوقات والدین تربیت کے معاملے میں اپنی انتہائی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر بار بار پیار سے تلقین کرنے کے باوجود بچہ سمیٹنے اور صفائی کا کام اس طرح سے نہیں کر رہا جیسا کہ آپس میں طے کیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں وقت زیادہ لگ رہا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس دوران ٹی وی پر بچے کا کوئی پسندیدہ پروگرام بھی آرہا ہو۔ مگر ایسی صورت حال میں بھی اپنے اصول پر کاربند رہا جائے خواہ وقت زیادہ ہی کیوں نہ لگے۔ یہ ضروری ہے کہ عمل اور اس کے نتائج کا آپس میں براہ راست تعلق ہو تاکہ بچہ یہ بات سمجھ سکے کہ اس کے عمل کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں۔ ”افسوس کہ صفائی میں اتنا وقت لگا کہ تمہارا پسندیدہ ختم ہو گیا ہے۔“ بچے سے یوں بات کی جائے کہ مجھے افسوس ہے، یعنی یہ کوئی سزا نہیں تھی بلکہ اس کے اپنے عمل کا ہی نتیجہ تھا۔ بچے صرف تب اس بات کو سیکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے عمل کے ذمہ دار ٹھہریں جب انہیں یہ سمجھ آجائے کہ ان کے کس عمل کے کیا نتائج ہوں گے۔

سزا دینے اور والدین کا اپنی بات پر قائم رہنے میں فرق ہے۔ بچوں کو مارنا، ان کی توہین کرنا، ان کو کمرے میں بند کر دینا یا انہیں کسی اور طرح سے ذلیل کرنا، تشدد اور ظلم ہے۔ یہ بچے کی جسمانی اور نفسیاتی صحت پر بہت بد اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس قسم کا انداز تربیت سراسر نقصان دہ ہے اور قانونی طور پر بھی اس کی ممانعت ہے۔

اکثر اوقات وہی صورت حال بار بار پیش آتی ہے جو والدین کو غصہ دلانے والی ہوتی ہے۔ نخل سے سوچیں کہ اگر آئندہ ایسا موقع پیش آئے تو آپ کس طرح سے اپنی بات پر قائم رہتے ہوئے بہترین رد عمل کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر بچہ اپنی بس کی ٹکٹ بار بار کہیں بھول آتا ہے تو اسے یہ کہا جائے کہ اب تم باقی مہینہ سائیکل پر سکول جاؤ یا تمہیں جو جیب خرچ ملتا ہے اس سے ٹکٹ خریدو۔ یوں بچے کو یہ سمجھ آجائے گی کہ میری غفلت کا مجھے ہی نقصان بھگتنا پڑے گا اور وہ آئندہ احتیاط سے کام لے گا۔

نمونہ بننا

سرخ اشارے سے گزرنا، کھانے کے دوران کچھ پڑھنا، فون پر جھوٹ بلوانا۔ بچے ہر قدم پر اپنے والدین کو دیکھتے ہیں۔ جب بچے دیکھتے ہیں کہ انکے والدین کے قول و فعل میں تضاد ہے تو اس کا بچوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

ضروری نہیں کہ والدین غلطیوں سے پاک ہوں البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لئے قابل اعتبار ہوں اور یہ نہیں کہ انکے قول و فعل میں تضاد ہو۔ اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسکی معذرت کریں۔ اس سے ان پر اعتبار بڑھتا ہے اور اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ غلطی ممکن ہے اور ہو سکتی ہے اور یہ ضروری ہے کہ انسان اپنی غلطیوں کے لئے ذمہ دار ہو۔

کھیلنا، سیکھنا اور سمجھنا



بچے جاننے کی خواہش اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ ہر چیز کو ہاتھ میں لیکر دیکھیں، اسکا جائزہ لیں، اسے آزمائیں، اسے سمجھیں اور انجان چیزوں سے واقفیت حاصل کریں۔ بچپن سے ہی وہ اپنی یادداشت کی ٹریننگ کرتے ہیں، اپنے علم کو بڑھاتے ہیں، ارادے بناتے ہیں اور مشکلات کے حل کی کوشش کرتے ہیں۔ متنوع تجربات سے نہ صرف بچوں کے علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان میں یہ صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے کہ وہ از خود کامیابی سے کام کریں۔ والدین اپنے بچوں کی اس طرح سے حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں کہ وہ انہیں مختلف چیزیں آزمانے دیں، انہیں چھوٹے چھوٹے کام خود کرنے دیں مثلاً پودوں کو پانی دینا، سائیکل کو صاف کرنا، برتن دھونا وغیرہ۔ اس کے علاوہ خاص طور پر بچوں کو کھیلنے کا موقع دیں۔

کھیلنا بچوں (اور بڑوں) کے لئے صرف ایک تفریح ہی نہیں بلکہ سیکھنے اور سمجھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس طریق سے وہ آپس میں معاملات طے کرنا، نئے آئیڈیا سوچنا، نئے طریق آزمانا، ذہنی دباؤ کو برداشت کرنا، اپنی بات کہنا اور دوسروں کی بات بھی سننا، ہار اور جیت پر مناسب رویہ کا اظہار کرنا اور قواعد و ضوابط پر عمل پیرا ہونا سیکھتے ہیں۔ کھیلوں کے ذریعہ بچے اس چیز کی مشق کرتے ہیں کہ کس طرح جسم کے مختلف اعضاء سے بیک وقت کام لینا ہے اور توجہ برقرار رکھنی ہے، غور و فکر کرنا اور اپنے خیالات اور تصورات سے کام لینا سیکھتے ہیں۔



انہی امور کو پیش نظر رکھ کر ہم نے Netzwerk ABBA کے تحت ایک نئی پیشکش تیار کی ہے جو "Spielesachmittag für Familien mit Kinder" کہلاتی ہے۔ یہاں بچے اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر کھیلنے والی گیمیں، حرکت والی گیمیں اور ایسی گیمیں جو بچوں کی جرمن زبان اور بات چیت کی صلاحیت کو بڑھاتی ہیں کھیل سکتے ہیں۔ یہ پیشکش Kranichstein میں بلکل نئی ہے اور اس قدر کامیاب ہے کہ ہمارے اس پروجیکٹ ABBA کے ختم ہونے کے بعد بھی جارہی رہے گی۔



حرکت

تازہ ہوا میں حرکت کرنا، Roller چلانا، مٹی کے گھر بنانا، سائیکل ٹور کرنا، Spielplatz جانا، ایسی کھیلیں جن میں حرکت کرنی پڑے، ملکر سیر کرنا اور کسی تنظیم Verein میں سپورٹس کرنا وغیرہ نہ صرف بچوں کو فعال بناتے ہیں بلکہ انہیں فٹ اور تندرست رکھتے ہیں۔ حرکت سے محسوس کرنے، غور و فکر اور توجہ کرنے کی صلاحیتیں بڑھتی ہیں اور تیز ہوتی ہیں۔

سکول میں لکھنے کا کام کرنے، کاپیوں اور سکول کی دیگر چیزوں کو سلیقہ سے رکھنے اور ریاضی کا کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بچے کو اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کا صحیح طرح سے استعمال کرنا آتا ہو۔ بچوں کی بہت سی کھیلیں ایسی ہوتی ہیں جو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے موزوں ہیں اور جن کے ذریعہ وہ اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کی مشق کر سکتے ہیں: انگلیوں کی کھیلیں، رنگ کرنا، Knete کے ساتھ کھیلنا، LEGO اور Bausteine کے ساتھ کھیلنا، دھا کے میں موٹی پرونا وغیرہ۔

Foto: Paul Czekalla © ROPE



بچوں کے ساتھ روزمرہ کی زندگی اور فارغ اوقات: روٹین بنانا اور خاندانی روایات قائم کرنا

فیملی میں ذہنی تناؤ کم کرنے کا ایک کامیاب طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں روٹین بنائی جائے۔ بچے مستقل روٹین پسند کرتے ہیں کیونکہ اس پر انکا اعتبار ہوتا ہے۔ اس سے ان کو تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔ اگر ایک فیملی میں مخصوص کام بار بار کئے جائیں تو اس سے آپس میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ ہر فیملی کی اپنی روایات ہو سکتی ہیں: مل کر کھانا پکانا، رات کو سونے سے قبل کہانی سنانا، شام کو ملکر کوئی کھیل کھیلنا، ملکر گانا، ویک اینڈ پر سیر کرنا۔ ضروری یہ ہے کہ ایسی روایات فیملی کے لئے تفریح کا باعث ہوں۔

فارغ اوقات کو ترتیب دینا

دنیا میں بہت سے بچوں کو فارغ وقت میسر ہی نہیں ہے کیونکہ انہیں مجبوراً کام کرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں بھی بچوں پر مختلف محنت طلب ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ وہ سکول جاتے ہیں، سکول کی طرف سے گھر کے ملنے والا کام کرتے ہیں اور سکول کے لئے پڑھائی کرتے ہیں۔ سکول کی پڑھائی کی روٹین کے ساتھ فارغ وقت ان کی زندگی میں ایک میانہ روی لاتا ہے۔ فارغ وقت کا یہ مطلب ہے کہ ایک ایسا وقت جس میں انسان اپنی دلچسپیوں اور شوق کو وقت دے سکے۔ یہ بڑوں کے لئے بھی ایسا ہے اور بچوں کے لئے بھی ہے۔ اس لئے یہ زیادہ مفید ہے کہ فارغ وقت میں کچھ ایسا کیا جائے جو فیملی کے تمام افراد کے لئے تفریح کا باعث ہو۔ بچے جوں جوں بڑے ہوتے ہیں تو ان کو اپنے فارغ وقت کو خود پلان کر سکتے ہیں اور تشکیل دے سکتے ہیں۔



فارغ وقت کی ممکنہ مصروفیات یہ ہو سکتی ہیں:

- Vivarium، سینما، سویمنگ پول
- کھیل، حرکت اور سپورٹس، کسی نزدیکی Verein میں بھی
- میوزک بجانا اور گانا
- قدرت کی سیر، جنگل کی سیر، پرندوں کی آوازیں سنانا، جانوروں کے بارہ میں علم حاصل کرنا، درختوں کے پتے اور تنکے وغیرہ جمع کرنا،



zoo vivarium
Suchen Finden Erleben

ہمارے علاقہ کے دو فیملی میگزین Lakritz اور Fratz ہر دو ماہ بعد شائع ہوتے ہیں۔ ہر شمارہ میں بچوں والی فیملیوں کے لئے ڈارمشٹڈ اور اسکے گردو نواح میں فارغ اوقات گزارنے کی تجاویز اور مختلف پروگراموں سے متعلق تفصیلی معلومات ہوتی ہیں۔ یہ دونوں فیملی میگزین مفت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ آپ Lakritz اور Fratz اپنے شہر کے Kindergarten، Bürgerberatung، Grundschule یا پھر ڈاکٹر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

www.schau-hin.info

میڈیا کے ساتھ واسٹہ سے متعلق معلومات



میڈیا کے ساتھ واسٹہ: ٹی وی اور کمپیوٹر

ٹی وی کشش رکھتا ہے۔ بچوں کو رنگین متحرک تصاویر، پس پردہ موسیقی اور سنسنی بہت اچھی لگتی ہے۔ یقیناً ایسے پروگرام ٹی وی میں ہوتے ہیں جو علم دیتے ہیں اور تفریح مہیا کرتے ہیں البتہ بچوں کو پروگرام کی زیادہ سمجھ آتی ہے اگر بڑے ساتھ بیٹھ کر انہیں اس بارہ میں بتائیں لہذا ٹی وی میں دیکھنے والی پروگراموں کا سوچ سمجھ کر انتخاب کیا جائے اور پھر اسے بطور فیملی تفریح کے دیکھیں اور لطف اندوز ہوں۔ ایسے بچے جو بہت زیادہ اور بغیر کسی روٹ ٹوک کے ٹی وی دیکھتے ہیں ان کی دنیا حقیقت میں بہت محدود ہوتی ہے۔ ایسے بچے بہت سے ایسے ضروری تجربات جن سے انسان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور وہ صحت مند اور فعال ہوتا ہے کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

کمپیوٹر سکول اور پیشہ وارانہ زندگی میں ایک ضروری شے ہے۔ کمپیوٹر گیمز فارغ اوقات کی ایک پسندیدہ مصروفیت بن چکے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ان کا صحیح طریق سے استعمال بھی سیکھا جائے، اس کے استعمال سے متعلق مختلف قواعد اور احتیاطیں مد نظر رکھی جائیں۔ بد مزگی سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ بچوں کے کمپیوٹر کو استعمال کرنے سے قبل ہی یہ طے کر لیا جائے کہ وہ کیا کھیل سکتا ہے، کب کھیل سکتا ہے اور کتنی دیر تک کھیل سکتا ہے۔

بچے اور نوجوان بہت ہی جلد انٹرنیٹ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ وہ چیٹ رومز میں ملتے ہیں اور سوشل نیٹ ورکس کا استعمال کرتے ہیں۔ آپ اپنے بچے کے ساتھ احتیاطوں سے متعلق بات کریں کیونکہ انٹرنیٹ پر کوئی کنٹرول نہیں مگر انسان انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے اپنے آپ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ بچوں کے لئے یہ واضح ہونا چاہئے کہ ضروری نہیں ایک نامعلوم چیٹنگ کرنے والا لازماً سچ ہی بول رہا ہو۔ ممکن ہے کہ بالغ افراد ان چیٹ رومز میں خود کو بچہ یا نوجوان ظاہر کر رہے ہوں۔ لہذا بچوں اور نوجوانوں کو کبھی بھی اپنا اصل نام، عمر، پتہ اور فون نمبر نہیں بتانا چاہئے۔ بچے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بننے والے دوستوں سے صرف بڑوں کی موجودگی میں ہی ملاقات کریں وگرنہ بہت بڑا خطرہ ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ کا استعمال بہت مہنگا بھی پڑ سکتا ہے۔ کسی کلب کی ممبرشپ، خریداری، Klingeltöne خریدنا، فلمیں اور میوزک Download کرنا صرف والدین کی اجازت سے ہی ہونا چاہئے۔ آپ خود معلومات لیں اور پھر اپنے بچوں کی مدد کریں کہ وہ انٹرنیٹ کا مناسب استعمال سیکھیں۔



بچے سکول میں

سکول میں داخلہ کے ساتھ ہی بچے کی زندگی میں ایک تبدیلی آتی ہے۔ بچے ایک نئی اور سنسنی خیز دنیا میں قدم رکھتا ہے۔ بچے کو بہت سے نئے بچوں کے ساتھ ملنے کا موقع ملتا ہے اور لکھنے، پڑھنے، حساب کتاب کرنے کے علاوہ بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ایسے نئے اصول اور نئی ذمہ داریاں اس کے دن کو تشکیل دیتی ہیں جو اس سے قبل نہیں تھے۔ صبح کے وقت اسے اب بروقت سکول میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ اور بچے کو یہ سیکھنا پڑتا ہے کہ وہ دوسروں سے ملکر ایک نظام اور توجہ کے ساتھ پڑھے۔ جبکہ اسے کئی مرتبہ یہ اختیار نہیں ہوتا کہ اس نے کس کے ساتھ ملکر، کس موضوع پر، کب اور کہاں کام کرنا ہے۔

دوسرے پہلو سے دیکھا جائے تو جب بچے سکول جانا شروع کرتا ہے تو اسے پہلے سے بڑھ کر آزادی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اب کئی فیصلے وہ خود کر سکتا ہے۔ اب غالباً وہ سکول بھی اکیلا جاتا ہے، اپنے سکول کی اشیاء کے لئے خود ذمہ دار ہوتا ہے اور پہلے کی نسبت کم وقت والدین کی نگرانی میں گزارتا ہے۔

اس تمام خود مختاری کے باوجود بچے کو آئندہ بھی اپنے والدین کے سہارے، ان کی مدد، دلچسپی اور توجہ کی ضرورت رہتی ہے۔ سکول میں صرف کامیابی ہی حاصل نہیں ہوتی لہذا بچے کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ قطع نظر اس کے کہ اسکا سکول میں کامیابی کا معیار کیا ہے، اسے اپنے والدین سے تحفظ اور قبولیت حاصل ہوگی اور وہ اسے سمجھیں گے۔

والدین کیا کر سکتے ہیں تاکہ ان کے بچے زیادہ شوق سے سکول جائیں اور پڑھائی بھی کریں:

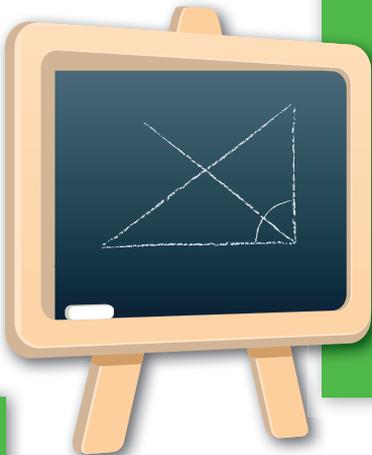
- آپ دلچسپی دکھائیں، اپنے بچے سے باقاعدگی سے پوچھتے رہیں کہ سکول میں کیا بات نئی ہے۔
- اس بات کی فکر کریں کہ آپ کا بچہ باقاعدگی سے اپنے سکول کا کام کرے۔ اس مقصد کے لئے اسے ایک مستقل اور مناسب جگہ کی ضرورت ہے۔ سیکھنے کیلئے بچوں کو خاموشی اور مناسب وقت درکار ہوتا ہے۔

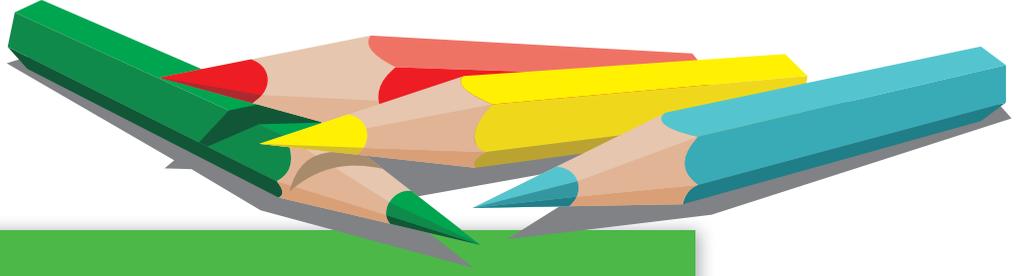
- اگر سکول کے بستہ میں سب چیزیں سلیقہ سے رکھی جائیں گی تو سب کچھ بچے کے سامنے ہوگا۔ اپنے بچے کے ساتھ بستہ کو صحیح طرح سے بیک کرنے کی مشق کریں اور باقاعدگی سے چیک کریں کہ اس کے بستہ میں تمام ضروری کتابیاں اور کتابیں موجود ہیں کہ نہیں اور یہ بھی کہ بستہ بچے کیلئے زیادہ بھاری نہ ہو۔

- اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ بچے کی کاپی پر آپ کیلئے کوئی ضروری پیغام تو درج نہیں یا اسکے بستہ میں آپ کیلئے سکول کی طرف سے کوئی خط تو نہیں۔

- مناسب نیند بچے کیلئے ضروری ہے۔ جن بچوں کی نیند پوری ہو وہ پڑھائی پر بھی بہتر طور سے توجہ دے سکتے ہیں۔

- کرسی پر بیٹھ کر کام کرنے کے مقابلہ پر کچھ حرکت بھی ضروری ہے۔



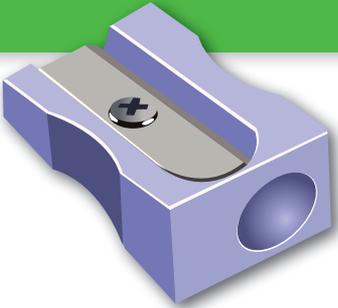


- والدین اور سکول کی ایک ہی منزل ہوتی ہے یعنی بچے کی بہترین ممکن نشوونما اور اسے اچھا مستقبل دینا۔ لہذا یہ بات با مقصد ہے کہ والدین اور سکول ملکر کام کریں۔
- اپنے بچے کے اساتذہ سے براہ راست تعلق رکھیں۔

- سکول کی طرف سے والدین کے ساتھ ہونے والی میٹنگ Elterabend ، Sprechstunde اور معلوماتی تقاریب میں مستقلاً شامل ہوا کریں۔ اس سے آپ کی اپنے بچے کی پڑھائی میں ترقی سے متعلق دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس سے آپ کو اپنے بچے کی تازہ ترین صورتحال کا اندازہ ہوگا اور آپ بہتر طور پر اپنے بچے کی سکول کی پڑھائی میں مدد کر سکیں گے۔

- صوبہ ہیسن کے سکول کے قوانین میں اس بات کی وضاحت ہے کہ والدین کس طرح اپنے بچے کے سکول میں حصہ لے سکتے ہیں: ایک کلاس میں پڑھنے والے تمام بچوں کے والدین اس کلاس کی سطح پر اپنے نمائندے کا انتخاب کرتے ہیں جسے Klassenelternbeirat کہتے ہیں۔ ایک سکول کے تمام Klassenelternbeiräte ملکر Schulelternbeirat تشکیل دیتے ہیں۔ Schulelternbeirat سکول کی انتظامیہ کے سامنے اس سکول کے تمام والدین کی نمائندگی کرتا ہے اور اسکا سکول کے پرنسپل سے بھی مستقل رابطہ رہتا ہے۔ سکول کے ضروری فیصلوں میں Schulelternbeirat کو شامل کرنا لازمی ہوتا ہے۔

- اگر آپ محسوس کریں کہ آپ زبان یا کسی اور وقت کی بنا پر Elterabend اور سکول کے دیگر پروگراموں میں حصہ نہیں لے سکتے یا پھر Elternbeirat میں حصہ نہیں لے سکتے تو آپ اپنی ان مشکلات کا ضرور اظہار کریں۔ آپ اساتذہ ، سکول کی انتظامیہ ، Schulsozialarbeit یا پھر Elternbeirat سے رابطہ کر سکتے ہیں۔



ایسے بچے جن کے والدین ان پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی ہمت بڑھاتے ہیں وہ بچے زیادہ شوق سے پڑھائی کرتے ہیں اور شوق سے سکول جاتے ہیں۔ شوق سے سکول جانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ زیادہ جلدی اور بہتر پڑھائی کرتے ہیں۔

www.eks-igs.de Erich Kästner-Schule (GS & IGS)
www.ska-darmstadt.de Schulsozialarbeit an der Erich Kästner-Schule
www.caritas-darmstadt.de Hausaufgabenhilfe an der Erich Kästner-Schule (GS)
www.fcs-da.de Freie Comenius Schule, Freie ev. Schulgemeinde e.V.



قربت اور جدائی کے درمیان: نوجوانوں کی خاص صورتحال

بلوغت میں داخل ہوتے وقت بچے اپنے اندر جسمانی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ وہ اب ایک مرد یا عورت بنتے ہیں۔ یہ ان کے لئے عجیب سا احساس ہوتا ہے اور ان کے لئے غیر یقینی صورتحال بھی ہوتی ہے۔ بلوغت کے عرصہ میں بچوں کو اپنی شخصیت کا ایک نیا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں بچوں کے دل میں اکثر یہ سوال اٹھتے ہیں کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ میں کون ہوں؟ اور میں کیسا بننا چاہتا ہوں؟ البتہ ایک بات ان کے لئے بالکل واضح ہوتی ہے کہ اب ہم چھوٹے بچے نہیں رہے اور وہ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ ان سے ایک چھوٹے بچے کی طرف سلوک کیا جائے۔ وہ اب نوجوان ہیں۔

بلوغت کا عرصہ صرف دلچسپ ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ والدین کے لئے بسا اوقات ایک مشکل مرحلہ بھی ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک معمولی گفتگو اچانک لڑائی کی صورت اختیار کر لے۔ باوجود اس کے کہ والدین کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارے بچے ہم سے دور ہو رہے ہیں مگر پھر بھی بچوں کو اس عرصہ میں بھی والدین کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ نوجوانوں کو تحفظ کا احساس ہوتا ہے اگر انہیں یہ یقین ہو کہ ہم ہر مشکل کے وقت اپنے والدین کے پاس جا سکتے ہیں اور ان سے راہنمائی لے سکتے ہیں بغیر اس بات کے کہ ان کی ہتک ہو۔ نوجوانوں کی کبھی بھی بے عزتی نہ کریں۔ ایک حساس طبیعت کے لئے طنز بہت تکلیف دہ ہوتا ہے لہذا نوجوانوں بلکہ بچوں کے ساتھ بھی کبھی طنزیہ گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔

نوجوانوں کے والدین دوسرے والدین کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ مدد اور راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ والدین Erziehungsberatungsstellen (ایسے ادارے جو بچوں کی تربیت سے متعلق والدین کی راہنمائی کرتے ہیں) سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

Foto: Sven Rasch © ROPE



کرانشٹائن کے اہم ادارے

Stadtteilbüro, Stadtteilwerkstatt, Stadtteilbibliothek

Stadtteilbüro Kranichstein

Grundstraße 10 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.971180 | Email: SRK@kranich-net.de

Stadtteilwerkstatt Kranichstein

Grundstraße 21 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.981233 | Email: dorff@dw-darmstadt.de
Internet: www.diakonie-darmstadt.de [► Arbeitsbereiche ► Gemeinwesenarbeit/Migrationsdienst]

Stadtteilbibliothek Kranichstein

Bartningstraße 33 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.9671535 | Email: zweigstellen.stadtbibliothek@darmstadt.de
Internet: www.darmstadt.de [► Leben in Darmstadt ► Bildung ► Stadtbibliothek ► Standorte]

Familienzentrum Darmstadt

Bereich „Familienbildung“ (فیملی سے متعلق کورس کی پیشکش)

Frankfurter Straße 71 | 64293 Darmstadt
Telefon: 06151.132509 | Email: fbs@darmstadt.de

Bereich „Erziehungsberatung“

(تربیت سے متعلقہ معاملات یا مسائل نیز ذاتی یا فیملی مسائل کے حوالے سے کونسلنگ)
Jakob-Jung-Straße 2 | 64291 Darmstadt
Telefon: 06151.35060

Außenstelle Kranichstein

Bartningstraße 33 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.9671528
Internet: www.familienzentrum-darmstadt.de

Jugendhäuser in Kranichstein

Jugendcafé Chillmo

Bartningstraße 26 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.9670688 | Email: info@chillmo.de
Internet: www.chillmo.de

Sascha Rühl

Einkaufszentrum am See
Grundstraße 6
64289 Darmstadt
Telefon: 06151.961612
Mobil: 0172.6843833
www.polizei-hessen.de

Ökumenisches Kinder- & Jugendhaus (ÖKJH)

Bartingstraße 34 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.719364 Email: oekjh-kranichstein@oegz.de
Internet: www.oegz-kranichstein.de [► Kinder- und Jugendhaus]

JugendKlub Kranichstein

Jägertorstraße 179 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.77416 | Email: jkk@network-rope.org
Internet: www.jugendklub-kranichstein.de

Caritasverband Darmstadt e.V.

Migrationsdienst

Heinrichstraße 32a | 64283 Darmstadt
Telefon: 06151.999144 | Email: migration@caritas-darmstadt.de
Internet: www.caritas-darmstadt.de [► Beratung & Hilfe ► Migrationsberatung ► Darmstadt]

Frühberatung für entwicklungsgefährdete Kinder & ihre Familien + Spielraum (گیمز عاریتاً لینا)

Schwarzer Weg 14a | 64287 Darmstadt
Telefon: 06151.669680 | Email: fruehberatung@... | spielraum@caritas-darmstadt.de
Internet: www.caritas-darmstadt.de [► Beratung & Hilfe ► Frühberatung ► Darmstadt]

Sportvereine

Turngesellschaft 1875 Darmstadt e.V.

Kranichsteiner Straße 183 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.718446 | Email: TG1875@aol.com
Internet: www.tg1875-darmstadt.de

Sportverein Blau-Gelb Darmstadt e.V.

Elisabeth-Selbert-Straße 27 | 64289 Darmstadt
Telefon: 06151.781159 | Email: vorstand@sv-blaugelb.de
Internet: www.sv-blaugelb.de

DJK-Spiel- und Sportgemeinschaft Darmstadt 1921 e.V. (DJK-SSG)

u.a. Freizeitsport für Kinder und Jugendliche in der Erich Kästner-Schule
Im Busch 11 | 64297 Darmstadt
Telefon: 06151.5990886
Internet: www.djkssgdarmstadt.de

To the Point

Netzwerk ROPE e.V.

Netzwerk ROPE e.V. ist eine unabhängige, europäisch gegründete Organisation, die im Darmstädter Stadtteil Kranichstein im Auftrag der Wissenschaftsstadt Darmstadt den „JugendKlub Kranichstein“ betreibt und darüber hinaus in verschiedenen Projekten der Bildungsarbeit für Jugendliche, aber auch für erwachsene Menschen und Kinder aktiv ist.

Unsere Ansatz ist es, (junge) Menschen zur Teilhabe an Gesellschaft zu befähigen und insbesondere diejenigen Gruppen zu unterstützen, die aus unterschiedlichen Gründen (strukturell) ausgeschlossen sind. Die Perspektive ist dabei - im erweiterten Sinne des Begriffs - „inklusiv“. Wir teilen die Vision einer Gesellschaft, in der Heterogenität als ‚Normalfall‘ akzeptiert, in der Chancengleichheit gewährleistet und das grund- und menschenrechtliche Diskriminierungsverbot verteidigt wird.

Unser Projekt „Netzwerk ABBA“ geht das Thema auf lokaler Ebene an, indem es zur Optimierung des Übergangs Schule - Ausbildung/Beruf an der Darmstädter Erich Kästner-Schule (IGS) beiträgt. Eine gute Allgemeinbildung, die Beherrschung der Kulturtechniken, umfassende soziale Kompetenzen und speziell eine sehr gute Ausbildung bzw. berufliche Qualifikation sind wichtiger denn je für die aktive Teilhabe an der wissensbasierten Arbeits- und Dienstleistungsgesellschaft. Zu viele Jugendliche schaffen den Übergang von der Schule in das ‚Leben danach‘ nicht ohne qualifizierte Unterstützung und enden in so genannten „Warteschleifen“. Die Unterstützungsangebote weiter zu entwickeln, das Zusammenspiel der (schulischen und außerschulischen) Akteure zu verbessern und insgesamt ein effizienteres „lokales Übergangsmanagement“ zu etablieren, ist Ziel dieses Projekts, das zwischen 2009 und 2012 im ESF-Bundesprogramm BIWAQ gefördert wird.

Mit dem „V.I.P.eers-Projekt“, gefördert durch die Wissenschaftsstadt Darmstadt, verfolgen wir seit 2004 eine Konzeption aufsuchender Jugendarbeit, die sich auf die Mitarbeit so genannter „V.I.P.eers“ (Very Important Peers) stützt, erfahrene, mit ‚street-credibility‘ ausgestattete Jugendliche aus dem Quartier, denen es oft leichter als z.B. (Sozial-)Pädagog/inn/en gelingt, vertrauensvolle Kontakte und tragfähige Beziehungen zu „schwer zugänglichen“ Gruppen aufzubauen.

Ein weiterer Bezugspunkt für unsere Arbeit ist die Menschenrechtsbildung. Vielfach lassen wir uns von Ideen und methodischen Innovationen unserer Netzwerkpartner im Ausland inspirieren. Über das Projekt „E.A.S.Y. - European Activities to strengthen Youth“ (2005-2008) sind wir so u.a. auf die „Lebende Bibliothek“ aufmerksam geworden, die wir seit 2010 in einem eigenen Projekt verfolgen.

Wir sind jederzeit offen für neue Mitglieder, UnterstützerInnen und Kooperationspartner. Unsere Erfahrungen in der Projektarbeit, im Design von Trainings- und Fortbildungsmaßnahmen und der Netzwerkarbeit bringen wir gerne in die Zusammenarbeit mit Ihnen ein. Kontaktieren Sie uns!

Email: info@network-rope.org | Internet: www.network-rope.org

Vereinssitz:

Netzwerk ROPE e.V.
Am Kappacker 10
64678 Lindenfels

Postfachanschrift:

Netzwerk ROPE e.V.
Postfach 10 10 07
64210 Darmstadt

Steuernummer: 005 250 93745

Finanzamt Bensheim

Vereinsregister: Darmstadt Nr. 2761

Kto. 600 200 5400

BLZ 430 609 67

GLS Gemeinschaftsbank eG



Foto: Sven Strobel © ROPE

Vereinssitz:
Netzwerk ROPE e.V.
Am Kappacker 10
64678 Lindenfels

Postfachanschrift:
Netzwerk ROPE e.V.
Postfach 10 10 07
64210 Darmstadt

Steuernummer: 005 250 93745
Finanzamt Bensheim
Vereinsregister: Darmstadt Nr. 2761

Kto. 600 200 5400
BLZ 430 609 67
GLS Gemeinschaftsbank eG

rope